

ائشیون بر رسول اللہ۔ کتب سیرت و متون حدیث کا مطالعہ

ڈاکٹر عثمان احمد

Physical Resemblance of two persons is a natural phenomenon. The factors behind a physical resemblance might be genetic, ethnic and tribal. Sometimes resemblance is the name of feeling of perceiving person after looking some person with a certain state of mind. Similarly physical resemblance might occur between two persons without any biological reasons. However, resemblance is considered as an honour for a person if he resembles with a famous figure or with sacred personality. The Prophet (s.a.w.) was an absolute and ideal human being in all aspects of human nature. Hence a minor physical resemblance with the Holy Prophet (s.a.w.) is, no doubt, a matter of reverence for any one. The books of Seerah, Hadith and history have saved the names and biographies of those who were ever considered resembling the Prophet (s.a.w.). The article reveals the detailed information about those persons with some analysis of narrations. It has also been discussed that some persons should be included to the list resembling celebrities list that had been ignored by historians or Seerah writers.

انسانی حسن و جمال کی معنوی و صوری میراث رسول اللہ ﷺ کی ذات پا برکات ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت میں وہ دل کشی تھی جو ہر ملنے والے کے شعور و جذبات کو بیک وقت مبارکرتی تھی۔ معاندین و خالفین آپ ﷺ کی شخصیت میں موجود کشش کے باعث گھبرا تے کہ آپ ﷺ سے ملاقات کے باعث ہم اپنے آباء و اجداد کے دین کو نہ بھول بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سرپا کا جمالیاتی عکو بیان کرتے ہوئے حضرت براء بن عاذب فرماتے ہیں کہ ایک رخص رو چوہوں کی رات تھی چاند چنک رہا تھا۔ میں کبھی چاند کی جانب دیکھتا اور کبھی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کی جانب

فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ (۱)

(اللہ کی قسم میری لگا ہوں میں نبی ﷺ چاند سے سے کہکش زیادہ حسین تھے)

رئیس ہتھ موز رضی اللہ عنہ سے جب رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدس کے بارے بیان کرنے کے لیے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا

لَوْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَلَّتْ : إِنَّ الشَّمْسَ طَالِعَةً (۲)

* استنسخت پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ خاچاب، لاہور۔

اگر تم رسول اللہ کو دیکھتے تو ضرور یہ کہتے: بلاشبہ سورج طلوع ہوا ہے
مرقاۃ المذاق میں ملائی قارئی تحریر فرماتے ہیں

قال بعض الحفاظ من المتأخرین وهو من مشائخنا المعبرين: انه صلی اللہ علیہ وسلم كان احسن من يوسف اذ لم ينقل ان صورته كان يقع من صونها على جدران ما يصوّر كالمرأة يحكي ما يقابلها، وقد حكى عن صورة نبینا، لكن الله تعالى ستر عن اصحابه كثيرا من ذلك الجمال الباهر، فانه لو بروز لهم لم يطيلوا النظر اليه كما قاله بعض المحققين، واما جمال يوسف عليه السلام فلم يستر منه شيء (۳)

بعض متأخرین حفاظ حدیث کا قول ہے جو کہ ہمارے معتبر مذاق میں سے ہیں کہ رسول ﷺ یوسف سے زیادہ حسین تھے۔

کیونکہ ان کے بارے یہ محتول ہیں کہ ان کے چہرے کا عکس چہرے کی نورانیت کے باعث دیوار پر پڑتا تھا جیسے آئینہ کے سامنے آنے آنے والی چیز کا عکس اس میں پڑتا جب کہ ہمارے نبی ﷺ کی صورت مبارک کے بارے یہ محتول ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن ظاهر سے کہیں زیادہ حسن کو ان کے ساتھیوں سے پوشیدہ رکھا کیونکہ سارے کاسار احسن اگر ظاہر کر دیا جاتا تو وہ ان کو دیکھنے کی استطاعت بھی رکھتے جیسا کہ بعض محققین کا قول ہے۔ جہاں تک یوسف کے جمال کی بات ہے تو اس میں سے کچھ پوشیدہ نہیں رکھا گیا۔

حضرت حسان بن ثابت نے جمال نبی ﷺ کو اپنے شعر میں جس طرح بیان کیا اس سے بڑھ کر شانِ جمال مجھی کا سانی اظہار ممکن نہیں

واحسن منك لم تر قط عيني	خُلقت مبراً من كل عيب
واجمل منك لم تلد النساء	كانك قد خلقت كماتشاء (۴)

(میری آنکھ نے آپ سے بڑھ کر کوئی حسیں نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ صاحبِ جمال عورتوں کی کوکھ سے پیدا ہی نہیں ہوا)

ایسا لگتا جیسے آپ کو آپ کی مرضی (آپ ہر عیب سے برایہ کیے گئے کے مطابق تحقیق کیا گیا)

رسول ﷺ کے جمال جہاں آراء کی اونی اسی بحکم کسی شخصیت میں پایا جانا اس کے لیے دنیا و آخرت کا شرف عظیم ہے۔ رسول ﷺ سے جسمانی مشابہت کا اعزاز جن عظیم هستیوں کا حاصل ہے ان کو کتب سیرت و حدیث میں انہیوں رسول ﷺ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ مشابہت کا پایا جانا بھی تو امر بدیکی ہوتا کہ تمام دیکھنے والوں کو یکساں طور پر محسوس ہوتا ہے اور کبھی دیکھنے والے پردار و مدارکرتا ہے کہ اس کو مشابہت محسوس ہوتی ہے۔ دو افراد کی افکال میں باہم مشابہت کی شاخت و احساس میں چند چیزوں کو دل ہوتا ہے

(الف) کوئی فرد کسی جگہ کارہائی ہوا اور اس کا متعلقین، اعزاز واقارب اور وصیوں سے باہم روزانہ ملاقاتوں کا سلسلہ ہوتا ہے اس کے لیے مشابہت کا احساس کمزور پڑ جاتا یا اسکی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ وہ شخص جو زنجماں بھی یا مدت طویل کے بعد کچھ افراد سے ملاقات کرے تو اس کے مشابہت کے احساس میں سرعت اور شدت ہو گی۔

(ب) صاحب مشابہہ علم القياقد یعنی جسمانی اعضا و ساخت کے ذریعے شخصیت شناسی کے علم و فنروں کا ماہر ہو۔ اس علم سے مناسبت کے باعث وہ جلد مشابہت کو جان لیتا ہے۔

(ج) کسی شخصیت کے ساتھ داعی و لازمی تعلق کے نتیجے میں اس کے صوری جمال و کمال کا مکمل علم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اونی مشابہت بھی صاحب تعلق کو آسانی سے محسوس ہو جاتی۔
کتب سیرت کے مطالعہ سے انہیوں رسول ﷺ میں شمار کیے جانے والے افراد کو درج ذیل طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا

۱۔ انبیاء میں نبی ﷺ سے مشابہت بدینیہ کے حاملین

۲۔ نبی ﷺ سے مشابہت رکھنے والے ہاشمی النسب افراد

۳۔ نبی ﷺ سے مشابہت رکھنے والے غیر ہاشمی افراد

۴۔ انہیوں رسول اللہ میں شمار کیے جانے کے اعتبار سے مختلف فی افراد

۵۔ انبیاء میں رسول ﷺ سے مشابہت بدینیہ کے حاملین

الف۔ سیدنا آدم علیہ السلام

دلائل الحدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

انا اشہے الناس بابی آدم علیہ السلام (۵)

معروف سیرت شاگردین یوسف الصائی الشافی (المتوفی: ۹۳۲ھ) اپنی کتاب "سلیل الحمدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" میں لکھتے ہیں

"الباب الثالث والعشرون فی معرفة الذین کا نت صفات اجسادهم تقرب من صفات جسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وهم آدم ابو البشر ذکر صاحب استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول و ذوی الشرف" (۶)

تینیساں باب جوان لوگوں کی معرفت سے تعلق ہے جن کے جسمانی اوصاف رسول اللہ کے بدّی اوصاف سے مشابہ اور ان میں سے ابو البشر حضرت آدم ہیں اس کا ذکر "استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول و ذوی الشرف" کے مصنف نے کیا ہے۔
یہ مشابہت دیگر نصوص کے قرین و مطابق ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت سیدنا آدم میں پائی جائے کیونکہ قرآن میں آدم کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورِيهِ (۷)

میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔

حدیث میں آتا ہے

خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورِيهِ (۸)

نصوص میں بیان ہونے والے یہ و شرف اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت سیدنا آدم میں موجود ہو گئی کیونکہ دونوں نصوص تخلیق آدم میں کمال پر دلالت کرتے ہیں تو یہ نہیں ہے کمال تخلیق انسان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک نہ محسوس ہو۔ پھر ایوبت اور اولیت آدم علیہ السلام دونوں اس بات کا تقاضا کرتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت موجود ہو۔ والد میں، اولاد کی جھلک ہونا تو واضح ہے اور اول انسان ہونے کے نتے محمدی صن کی مشابہت اس لیے موجود گی کا تقاضا کرتی کہ اولیت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہیں۔

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم اول اعزم رسول کے سرخیل ہیں۔ حدیث محراج میں خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے مشابہ

ارشاد فرمایا۔

عن جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ قال: عرض على الانبياء ، فإذا موسى عليه السلام ضرب من الرجال ، كانه من رجال شنوة ، ورأيت عيسى بن مريم عليه السلام فاذا اقرب من رأيت به شبيها عروة بن مسعود ، ورأيت ابراهيم عليه السلام فاذا اقرب من رأيت به شبيها صاحبكم يعني نفسه " (۹)

جابر بن عبد الله سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا (معراج کی رات) مجھے کے انہیاء سے طاقت کرائی گئی موسیٰ مرسووں میں قبلہ شنوة کے مرسووں کے سے تھے۔ عیسیٰ بن مرحوم کو دیکھا تو مجھے اپنے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے دعووہ بن مسعود کے مشابہ گئے۔ جب ابراہیم کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب سے مشابہ ہیں یعنی خود رسول ﷺ کی طرح ہیں

۲۔ تم ﷺ سے مشابہت رکھنے والے باشی النسب افراد پوان اللہ علیهم الصلوٰۃ والسلام جمیں

الف: حضرت قاطر رضی اللہ عنہ

سیدۃ الازہراء رسول ﷺ کی چوہی اور سب سے پھوٹی بیٹی تھیں۔ رسول ﷺ سے احادیث بیکھر میں ان کے متعدد فضائل و مذاقب منقول ہیں۔ آپ کا رسول ﷺ سے مخلص صورت میں مشابہ ہونا اظری امر ہے نیز روایات سے بھی آپ کا رسول ﷺ سے مشابہ ہونا منقول ہے۔ من وہ میں حضرت انس سے روایت ہے

لَمْ يَكُنْ أَحَدًا شَيْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْحَسْنَ بْنِ عَلَى وَفَاطِمَةَ (۱۰)

کوئی بھی حسن بن علی اور قاطر سے زیادہ رسول ﷺ سے مشابہ نہیں ہے۔

اسی طرح متدرک حاکم کی روایت ہے۔ انس بن مالک نے حضرت قاطر کے بارے اپنی والدہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا

من أَشَدِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ شَبَهَا (۱۱)

اسنن التurai کی روایت ہے۔ حضرت مائشہ فرماتی ہیں

ما رأيتم أحداً سمتاً و هدياً و دلاً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيامِهِ وَقِعُودِهِ مِنْ فاطمة بنت محمد (۱۲)

میں نے کوئی فرد بھی قادر ہتھ سے زیادہ اپنی لشکر و برخاست کی جیت، طور اطوار اوصورت میں رسول اللہ ﷺ کے مشاہدین دیکھا
(ب) حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ

رسول ﷺ کو شاہ و مقصوس نے دلوٹیاں ہدیہ دیں ان میں ایک کاتام سیرین تھا جو آپ ﷺ نے حضرت
حسان بن ثابت کو عطا کیں اور دوسرا اپنے عقد میں لے لیں جن کاتام ماریہ قبطیہ تھا۔
حضرت ماریہ قبطیہ سے آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم تو لد ہوئے۔ ابھ عسکر نے تاریخ دمشق میں ان ابی اوٹی
رضی اللہ عنہ سے روایت لائل کی ہے

ابن اسماعیل بن ابی خالد قال سألت ابن ابی او فی هل رأیت ابراهیم بن
الشیخ قال نعم قال : کان اشبه الناس به (۱۲)
ہمیں اسماعیل بن خالد نے خبر دی کہ میں نے بن ابی او فی سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کے
بنے ابراهیم کو دیکھا تھا۔

(ن) حضرت حسن رضی اللہ عنہ
سیدہ قاطرہؓ کے بڑے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ رسول اللہ سے مشابہت خلقتی رکھتے تھے۔
سدنا علیؑ نے اپنے ماتحت میں اس کا وصف کیا تھا۔

الحسن اشہد الناس برسول الله ﷺ ما بین الصدر الى الراس (۱۵) حسن بن عیان سے لے کر رنگ جسمانی اختبار سے رسول ﷺ سے سب سے زیادہ مشاہدہ رکھنے والے ہیں بخاری میں ہے کہ ایک دن حضرت ابو حمزة عصر کی نماز ادا فرمائی پھر وہ لٹکا اور پیدل چلتے ہوئے جا رہے تھے کہ راستے میں حضرت حسن گودیکھا کر پھول کے ساتھ کھیل رہے ہیں تو آپ نے ان کو کندھے پر اٹھایا اور فرمایا

(١٦) يأكُل شَيْءَ يَأْتِيَ، لَا شَيْءَ يَعْلَمُ، وَعَلَى يَضْحَكٍ

میرا پ قربان، یہ شبیہ نبی ﷺ ہیں، نہ کہ شیعہ علیٰ، حضرت علیٰ یہ سن کر سکرا رہے تھے
حضرت اُس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے

لہ یکن احمد اشہ بالنی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی (۱۷)

(و) حضرت حسین رضی اللہ عنہ

شید کر جائے سیدنا حسین، حضرت حسن کے چھوٹے بھائی اور رسول اللہ ﷺ کے جمل التدرنوں سے ہیں۔ رسول
الله ﷺ سے مشاہد رکھنے والے مقدسین میں شامل ہیں۔ چنانچہ روایات میں جہاں حضرت حسن کے سید
سے مرک مشارک رسول ہونے کا ذکر ہے وہاں ساتھی یہ بھی ہے

والحسین رضی اللہ عنہ اشہ رسول اللہ ﷺ ما کان اسفل من ذالک (۱۸)

حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بدن نچلے ہو کے اعتبار سے زیادہ مشاہد تھے
ملائی القاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں

أى كالساق والقدم، فكان الأكابر أخذ الشبه الاقدم لكونه أسبق ، والباقي للصغر (۱۹)
یعنی جیسے پنڈ لیاں اور پاؤں۔ بڑے نے اول طور پر آتے والی شبیہ لی کیونکہ وہ پہلے تھے اور
جو باقی شبیت تھی وہ چھوٹے کی ہوئی۔

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اُس کا فرمان نقل فرماتے ہیں
الحسین بن علی کان اشیبہم بالنی علیہ السلام (۲۰)

(ه) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے چیازاد بھائی ہیں۔ سابقون اولوں میں سے ہیں۔ جوش کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوہ
خیبر کے موقع پر ہجری کو واپسی ہوئی۔ غزوہ مودیہ میں شہید ہوئے۔ (۲۱)

ابن ابی هبیہ نے حضرت علیٰ، براء بن عاذب، عبداللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ابی لیلہ سے روایات نقل کی
ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال رسول اللہ ﷺ لجعفر: اشیبہت خلقو و خلقو (۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر کو فرمایا تم جسمانی اور اخلاقی اعتبار سے میرے مشاہد ہو

(و) عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن جعفرؑ ولادت میں جوش میں ہوئی جہاں ان کے والد جعفر بن ابی طالب اور والدہ اسماء بنت عمیس بھرت کر کے تشریف لے گئے تھے۔ جو دوست کی صفت سے متصف تھے۔ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے امراءؓ میں سے تھے۔ ان کے سال و قات اور عمر میں مختلف روایات ہیں۔ مشہور روایت کے مطابق ۸۰

بھری میں عبد الملک بن مروان کے دور میں انتقال ہوا اور امیر مدینہ اب ان بن حبان نے تماز جنازہ پڑھائی۔

(۲۳)

حضرت عبد اللہ بن جعفرؑ سے طویل روایت منقول ہے جس میں فرماتے ہیں

فقال رسول الله ﷺ واما عبد الله في شبہ خلقی و خلقی ثم اخذ بيده فقال:

اللهم اخلف جعفرا في اهله، وبارك لعبد الله في صفة يمينه (۲۴)

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور عبد اللہ تو بھجو سے بدھی اور اخلاقی مشاہدہ رکھتا ہے۔

بھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: اے اللہ جعفر کے اہل خانہ کا وارث بن چا اور عبد اللہ کے دائیں ہاتھ کے ہر معاملہ میں برکت و دے

(ز) عون بن جعفر رضی اللہ عنہ

حضرت جعفر سے سیدہ اسماء بنت عمیس کے تیرسے بیٹے ہیں جن کی ولادت جوش میں ۳ مہری میں ہوئی۔ معروف روایت یہ ہے کہ ان کے شہادت سیدنا عمرؓ کے دور میں تسری جنگ میں ہوئی تھیں یہ درست تھیں

کیونکہ حضرت عمرؓ کے بعد ان کی زوجہ ام کلثومؓ بنت قاطلہ الزہراء بنت جعفرؑ سے عونؓ کے بڑے بھائی محمد بن جعفرؑ نے نکاح فرمایا۔ ان کے انتقال کے بعد عونؓ بن جعفرؑ نے ام کلثومؓ بنت قاطلہ الزہراء سے نکاح فرمایا۔ اس لیے یہ بات درست تھیں ہو سکتی کہ محمد بن جعفرؓ کی شہادت بھی تسری میں ہوئی ہو اور ان کے بعد ان کی بیوہ سے نکاح کرنے والے کی شہادت بھی اسی عہد میں تسری میں ہوئی ہو۔ ان کا انتقال سیدنا علیؑ کی شہادت کے بعد ہوا تھا مگر سال تھیں تھیں۔ ان کی کوئی ولاد تھیں تھیں۔ (۲۵)

عبداللہ بن جعفر قتل کرتے ہیں کہ

أن النبي ﷺ قال واما عون فشبہ خلقی و خلقی (۲۶)

جیسا کہ نے فرمایا کہ عون بدن اور اخلاقی میں میری شبیہ ہیں

(ح) کم بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

کم بن عباس رسول اللہ ﷺ کے محبوب افراد میں سے تھے۔ مدفن کے بعد نبی ﷺ کے قبر میں سب سے آخر میں آپ ﷺ لگتے تھے۔ نبی ﷺ سے مشابہت میں معروف تھے۔ حضرت علیؓ کے دور میں مدینہ کے والی رہے۔ سرقدار میں شہید ہوئے۔ (۲۷)

حضرت عباسؓ کے بارے مذوق ہے کہ اپنے جیسے کم کو اپنے سینے پر بٹھا کے پڑھتے تھے
حسی قسم، شبیه ذی الائک الاسم نبی ذی النعم بر غم من زعم (۲۸)
(میرے محبوب کم، صاحب کرم و عزت کی شبیہ، نعمتوں والے نبی کی، بدگانوں کی بدگانی کے
باکل خلاف) مجتب الدین طبری، ذخیر الحجۃ میں تحریر فرماتے ہیں
و كان قسم يشبه النبي ﷺ (۲۹)

کم نبی ﷺ سے مشابہ تھے

(ط) ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے پچھا زاد بھائی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے رضائی بھائی بھی تھے۔ حضرت جیم سعدیہ کی رضاعت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ان کا نام المیر نقل کیا گیا ہے۔ فتح کم کے سال اسلام قبول کیا۔ غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کے قدم اکھر گئے تھے، تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ ۲۰ نومبر میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ (۳۰)

طبقات ابن سعد میں ہے

اخبرنا على بن عيسى التوفلى عن أبيه عن اسحاق بن عبد الله بن الحارث
عن أبيه عبد الله بن الحارث بن نوفل ان ابا سفيان بن الحارث كان يشبه بالنبي
صلوات الله عليه (۳۱)

علی بن عیسیٰ التوفی اپنے والد سے اور وہ اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے اور وہ اپنے والد عبد اللہ بن الحارث بن توفل سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن الحارث نبی ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔

(ی) عبد اللہ بن توفل بن الحارث بن عبدالمطلب
ابو محمد عبد اللہ بن توفل بن الحارث بن عبدالمطلب الحاشی سیدنا معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ کے قاضی رہے۔
نبی ﷺ سے ان کا سامع ثابت نہیں۔ سیدنا معاویہؓ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ (۳۲)

قال الزبیر بن بکار: کان یشہ النبی ﷺ (۳۳)

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ وہ نبی ﷺ سے مشاہد رکھتے تھے
تاریخ انہیں فی احوال انس انسیں میں ہے

واما عبد اللہ بن نوافل بن العارث فکان جمیلا و کان یشہ رسول
الله ﷺ (۳۴)

عبداللہ بن نوافل بن العارث خوبصورت تھا اور رسول ﷺ سے مشاہد تھے

(ک) مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ

ابن حبان، مسلم بن عقیل کے بارے تحریر فرماتے ہیں

و کان اشہ ولد عبد المطلب بالنبی ﷺ (۳۵)

عبدالمطلب کی اولاد میں سے نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشاہد تھے

(ل) ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی الحاشی

ان سے ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت حدیث لی ہے۔ ۱۵۰ ہجری کے قریب انتقال ہوا۔ والدہ نسب اصغریٰ یعنی علی حسین اور ان کے اموں محمد بن حنفیہ تھے۔ (۳۶)

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی الحاشی کے حالات کے بیان کے بعد ان کے بیٹے عبد اللہ کے بارے یہ جملہ موجود ہے

کان یشہ بالنبی ﷺ و کان من الصلحاء (۳۷)

نبی ﷺ کے مشاہد تھے اور صلحاء میں سے تھے

تہذیب الکمال میں عبد اللہ کے بعد ان کے بھائی کا نام عبد الرحمن لکھا ہوا ہے اور پھر لکھا ہے کان یشہ بالنبی۔ جس سے اشتباہ پیدا ہو جاتا کہ یہ کس کو کہا ہے۔

بھی صورت حال ہے کتاب ”تب قریش“ میں ہے۔ تب قریش میں لکھا

فرولدت له عبد الله بن محمد روى عنه الثورى وغيره ، و عبد الرحمن ، و کان

یشہ برسول الله ﷺ (۳۸)

اس خاتون نے ان کے لیے عبد اللہ بن محمد کو حنفیہ دیا۔ ان سے ثوری اور دیگر نے روایت کی ہے۔

اور عبد الرحمن کو ختم دیا۔ و رسول ﷺ سے مشاہد رکھتے تھے۔

علامہ مخلطائی نے اکمال تحدیب اکمال میں اس اشتباه کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن ان کی رائے ہے کہ عبد الرحمن کوئی بھائی نہیں ہے۔ یہاں عبد الرحمن نام آنا کا جس کی قلطی ہے۔ وہ کہتے ہیں
و فیہ نظر من حیث عبد الرحمن لا ذکر له فی هذا ، ولا ذکرہ الزبیر ایضاً ولا
سبق له ذکر جملة ، والله تعالیٰ اعلم و لا اعلم من هو عبد الرحمن هذا و کانه اراد عبد
الله فوهم الناسخ (۳۹)

عبد الرحمن کا یہاں آنائل نظر ہے کیونکہ یہاں ان کو کوئی ذکر نہیں ہے۔ الزبیر نے بھی ان کا ذکر
نہیں کیا ہے اور پہلے بھی کوئی ان کا ذکر نہیں آیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم یہ عبد الرحمن کون ہیں۔ لگن
ایسے ہے کہ عبد اللہ لکھا چاہا اور کاتب کو وہم ہو گیا۔
ابن حزم کی تحریر انساب العرب سے واضح ہوتا کہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے بارے میں ہی ہے۔ انہوں
لکھا ہے

فولد محمد بن عقیل : عبد الله ، الفقيه ، المحدث ، عبد الرحمن ، كان
يشبه النبي ﷺ في صورته و كان رجلا صالحا ، امهما زینب بنت علي بن أبي طالب ،
و من ولده الفقيه المذكور القاسم بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عقیل كان يشبه
ايضاً في صورته بالنبي (۴۰)

محمد بن عقیل کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے، جو فقیہ و محدث ہیں۔ اور عبد الرحمن بھی پیدا ہوئے۔ وہ
نبی ﷺ سے صورت میں مشابہ تھے۔ ان کے انہی فقیہ بیتے سے قاسم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد پیدا ہوئے۔ وہ
بھی نبی ﷺ سے صورت میں مشابہ رکھتے تھے۔

اس عبارت سے تین وجہ کی بنا پر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ی شبہ النبی کی بات عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے
بارے میں ہے۔

۱۔ یہاں بنیادی طور پر حالات عبد اللہ بن عقیل کے بیان ہو رہے ہیں۔ لہذا جس کے حالات بیان
ہو رہے ہیں اسی کے بارے میں بات ہوئی چاہیے۔

۲۔ ”من ولده الفقيه المذكور“ کے الفاظ بھی دلالت کرتے کہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل کا ذکر جل رہا ہے۔

۳۔ علامہ ابن حزم، قاسم بن محمد کو رسول اللہ ﷺ کے مشاہد بیان کرتے ہوئے "ایضاً" کا لفظ لائے ہیں۔ اور وہ پوتے ہیں عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے۔ ایضاً کا لفظ بھی درست ہنا جب عبد اللہ کی اولاد سے ہی کوئی مشاہد رسول ہو۔ اگر دوسرے بھائی کی اولاد ہو تو ایضاً کے الفاظ یہاں غیر مناسب وغیر ضروری ہیں جاتے ہیں۔ لہذا اپنے مشاہد رسول عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہیں ایضاً کا لفظ انہی سے منسلک ہو کر درست ہنا۔

(م) مسلم بن حب بن ابی الحب

حب بن ابی الحب کے بیٹے ہیں۔ حب بن ابی الحب کی والدہ کا اور مسلم کی والدی کا نام ام جبل بنت حرب بن امیر تھا۔ فوج مکہ کے دوں ایمان لائے (۲۱)

مسلم کو متعدد سیرت نگاروں نے المشهود برسول اللہ ﷺ میں شامل کیا ہے ابوجعفر محمد بن حبیب البقداری (۲۳۵ھ) نے سیرت پر اپنی منفرد کتاب "احبر" میں مسلم بن حب کو المشهود بالتبیہ ﷺ میں شامل کیا ہے۔ (۲۲)

بلادوری نے انساب الاصراف میں بھی انہیں مشہودوں میں شمار کیا ہے (۲۳) اسی طرح واثق بالوفیات میں ان کو مشہود میں شامل کیا گیا ہے۔ (۲۴)

بھی بن ابی بکر العاصمی الحرمی (۸۹۳ھ) نے اپنی کتاب بحیثیۃ الحال فی الامان میں مسلم بن حب بن ابی الحب کو رسول اللہ ﷺ سے مشاہد رکھنے والوں میں شامل کیا ہے (۲۵)

(ن) القاسم بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل

محمرہ انساب العرب میں ہے

الفقیہ المذکور القاسم بن عبد الله بن محمد بن عقیل کا نیشہ

ایضاً فی صورته بالنسی میں (۲۶)

(س) ابراہیم بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب

ابو الحسن کنیت تھی، والدہ کا نام فاطمہ بنت الحسن ہے۔ ۱۳۵ھ میں دوران قید ۲۶ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

مقابل الظاهرين میں ہے: کان ابراہیم اشہ الناس بررسول الله ﷺ (۲۷)

لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشاہد

(ع) عُبَيْ بْنُ قَاسِمَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حُصَيْرٍ بْنُ عَلَى بْنِ أَحْسَنٍ بْنِ عَلَى
۳۶۲ میں مصر میں انتقال ہوا۔ مشہد میں قبر ہے
مواحب اللہ نیم میں ہے

و كان يقال له: الشبيه ، قال الشريف محمد بن اسعد النساية في الزورة الانيسة لمشهد
النبيّة النفيضة انه كان ليحٌي هذا موضع خاتم النبوة شامة قدر بيضة الحمامـة، تشبه
خاتم النبوة، وكان اذا دخل الحمام ورأه الناس صلو على النبي عليه السلام واخذ حمّوا عليه
يقلون ظهره تبركا ولذا وصف الشبيه (۲۸)

ان کو الشبیہ کہا جاتا تھا۔ ماہر علم الانساب الشریف محمد بن سعد نے اپنی کتاب الزورة الانیسۃ لمشهد السیدۃ
الاخیۃ میں کہا ہے کہ جس جگہ رسول اللہ ﷺ کے نبوت کی مہروہاں اٹھے کے جنم کے برادریں کائنات تھا جو مہر
نبوت کے مشاہد تھا۔ جب یہ حمام میں غسل کے لیے آتے اور لوگ ان کو دیکھتے تو لوگ رسول اللہ ﷺ پر درود
پڑھتے اور ان کے گرد لوگ ان کی کمر کو پڑھنے اور حصول برکت کے لیے حکما گا لیتے۔ اس لیے ان کو الشبیہ
کہا جاتا تھا۔

(ف) محمد بن القاسم بن عبد اللہ بن محمد بن القاسم بن محمد بن حضر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
نزہۃ الالباب فی الالباب میں ان جغر عقدانی لکھتے ہیں

يقال الله كان يشبه بالنبي عليه السلام ذكره ابن حزم في الجمهرة (۲۹)
یہاں وضاحت کردہ مناسب ہے کہ کتب تاریخ، رجال، انساب اور سیرت میں سلسلہ نسب یاد کیے گئے
ہیں ان میں پاہم اختلاف ہے اور چونکہ قدیم اہل عرب میں ایک جیسے ناموں کا معمول تھا اس لیے باپ بیٹے
پوتے کی اولادوں کے نام ایک جیسے ہونے کے باعث باہم خلط ملٹ ہو جاتے ہیں۔ پھر کثرت ازدواج اور
ایک ہی عورت کا ایک ہی خاندان میں بیوگی کے بعد نکاح ہوتے رہتا اور اس کی اولادیں، ایک جیسے ناموں
کے ساتھ، یہ بہت مشکلات پیدا کرتا ہے۔ بھی صورت حال مشہوں رسول اللہ کی شناخت اور تمییز میں پیش
آتی ہے

(ص) محمد بن عبد اللہ بن علی بن احسین بن علی بن ابی طالب
زیری نسب قریش میں لکھتے ہیں

وهو الارقط، و كان يشبه بالنسى صلی اللہ علیہ وسلم (۵۰)

آپ چکبرے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدت رکھنے والے غیر ہاشمی افراد
(الف) السائب بن زید صلی اللہ علیہ وسلم

امام شافعی کے جدا گرد ہیں۔ حبیب بغدادی نے الحسن اور الحسن میں السائب بن عبید بن عبد یزد بن ہاشم بن المطلب کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بدفنی مشاہدت رکھنے والے افراد میں ثار کیا ہے (۵۱)
احسین فی انساب الفریضین میں ہے

کان يشبه بالنسى صلی اللہ علیہ وسلم ، اسریوم بدر (۵۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدت رکھتے تھے، بدر کے دن قیدی بنے تھے

(ب) عبد اللہ بن عامر بن کریم

عیون الاشرمیں ہے۔

و من کان يشبه بالنسى صلی اللہ علیہ وسلم ايضا عبد الله بن عامر بن کریم بن ربيعة بن حبيب بن عبد شمس رأه صلی اللہ علیہ وسلم صغیرا فقال: هذا شبهنا و روى الله صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأه: يا بني عبد شمس
هذا اشبه بنا منه بكم (۵۳)

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہوئے ان میں عبداللہ بن عامر بن کریم بھی شامل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پچھن میں دیکھا تھا تو فرمایا تھا یہ ہماری شبیہ ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بني عبد شمس یہ تم میں سے میری شبیہ ہے۔

(ج) احسین بن عامر بن کریم

فتح الباری میں ابن حجر لکھتے ہیں

وزادهم شیخنا ابو الفضل بن الحسین الحافظ النین . و هما الحسین و عبد

الله بن عامر بن کریم . ونظم ذلك في بحثين (۵۴)

اور اس پر ہمارے شیخ ابو الفضل بن احسین الحافظ نے دو کا اضافہ کیا ہے اور وہ دونوں ہیں حسین اور
عبداللہ بن عامر بن کریم، انہوں نے اس کو دو اپیالات میں لکھ کیا ہے

(د) کابس بن ریبعة

ان کا کامل نسب یہ ہے۔ کابس بن ریبعة بن مالک بن عدی بن الاصود بن حشم بن ریبعة بن الحارث بن بن سالمہ بن لوی۔ منقول ہے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کو بصرہ کی بصرہ میں ایک شخص کی شکل رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے۔ انہوں بصرہ کے عالی عبد اللہ بن عامر بن کریم کو لکھا کہ ان کو میرے پاس بیجیں۔ چنانچہ جب کامس حضرت معاویہ کے دربار خلافت میں پہنچا تو حضرت معاویہ اپنی آشنا گاہ سے انہوں کو استقبال کے لیے چلتے ہوئے ان کی طرف آئے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسدیا اور ان کے لیے ایک زرخیز قلعہ روز میں وقف کیا۔ (۵۵) حضرت اُس رضی اللہ عنہ کے بارے منقول ہے کہ جب انہوں نے کابس کو دیکھا تو روپ پڑے۔ (۵۶)

امام دارقطنی نے المؤلف والخلف میں لکھا ہے

ولأهل البصرة رجل يقال له : كابس بن ربيعة، بالكاف ابن مالك، منبني

سامہ بن لؤی، وكان يشبه بالنبي ﷺ (۵۷)

اور اہل بصرہ میں ایک شخص جن کو کابس بن ریبوعہ کہا جاتا ہے، مالک کے بیٹے، می سامہ بن لوی سے ہیں۔ وہ نبی ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے

(ه) ابوالامام حملی بن علی بن نجاد بن رفاعۃ الرفاعی ایسکری

عابدو زاہد شخصیت تھے۔ کہا جاتا ہے کہ روزانہ چھ سو رکعت نوافل ادا کرتے تھے۔ حسن صوت کے ساتھ قرآن کی حلاوت کرتے تھے۔ مالک بن دینار فرماتے تھے کہ علی بن علی الرفاعی کو راحب العرب کہا جائے۔ ۱۶۰ انہیں کے بعد انتقال ہوا۔ (۵۸)

المواصب اللدنیہ میں نبی ﷺ سے مشابہت بدفنی رکھنے والے افراد کے نام ذکر میں ہے

علی بن علی بن نجاد بن رفاعۃ الرفاعی ، شیخ بصری من اتباع التابعین ، والمراد

بالشبه هنا الشبه فی البعض ، و الا فَعَمَ حَسْنَهُ مَنْزَهٌ مِّنَ الشَّرِيكِ (۵۹)

علی بن علی بن نجاد بن رفاعۃ الرفاعی، تبع بعض میں سے بصرہ کے شخص ہیں۔ یہاں مشابہت سے

مرا بعض بدفنی خصوصیات میں مشابہت ہے۔ ورنہ آپ ﷺ کا کامل حسن تو شریک سے پاک ہے

محمد بن یوسف الصانع الدمشقی نے سلسلہ الحدی و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد میں، امام ذہبی نے تاریخ اسلام

میں، امری نے تحدیب الکمال فی اسماء الرجال میں ان کو مشہون میں شامل کیا ہے۔ (۲۰)
 (و) عبد اللہ بن ابی طلحہ الخولانی

بل الحمد لله رب العالمین مشہون کے تذکار میں محمد بن یوسف الصائغی لکھتے ہیں

وابن ابی طلحۃ عبد اللہ وذاک خولانی بلا اشتباه

اب طلحہ کے میٹے عبد اللہ جو خولانی ہیں جس میں کوئی تک نہیں

محمد فرج عبداللہم نے اپنے مضمون "من کان ی شبہ الحبیب" میں ابن یوسف (۲۸۱ھ۔ ۳۲۸ھ) کی کتاب تاریخ مصر کے حوالے سے لکھا ہے

والله شهد فتح مصر و امرہ عمر بان لا یمشی الا مقنعا لا نہ کان ی شبہ بالنبی ﷺ (۶۱)

۳۔ مشہون رسول اللہ میں شمار کیے جانے کے اعبار سے متفق فی افراد

(الف) مصعب بن عییر رضی اللہ عنہ

رسول ﷺ پر ایمان والے اولین لوگوں میں سے تھے۔ دین کی راہ مصائب و مشکلات کا سامنا کیا۔ نبی ﷺ کے حکم پر بھرت سے پہلے ہی بطور معلم و مبلغ مدینہ تشریف لے گئے اور آپ کی دعوت پر انصار میں ایمان کی بہار آئی۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

وکان مصعب بن عییر قائل دون رسول اللہ (۶۲)

مصعب بن عییر رسول ﷺ کی جگہ فعال کردہ تھے

راجح بن حکیم معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصعب بن عییر مشاہد رسول نبی میں تھے بلکہ حالتِ جنگ میں آپ کے مژکر قاتل کا اشتباہ تھا۔ کیونکہ آپ ۳۵۰ ہجری میں شہید ہوئے اور اولین اسلام لانے والوں میں سے تھے اگر مشاہد کا معاملہ ہوتا تو اخبار صحیح میں کثرت سے وارد ہوتا نہ کہ کسی ایک روایت میں بھی قول رسول و صحابہ محقق نہیں۔

(ب) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

محقول ہے

و دخل علی رقیہ فقال لها كيف تجدين بعلك ابا عمرو؟ قالت: خبر

بعل يا رسول الله : قال: اكرمه، فإنه اشبه اصحابي خلقا (۶۳)

رسول اللہ حضرت رقیٰ کے پاس تشریف لائے۔ ان سے پچھاترے شوہر کیسے ہیں؟ اس نے کہا، بہترین شوہر ہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا اس کی عزت کرو پہنچ میرے ساتھ علیٰ میں مشاہد ہیں دوسری روایت یہ ہے

لما زوج النبی ﷺ ابنته ام كلثوم من عثمان قال لام ايمن: هيئي ابنتى ، وزفيها الى عثمان ، واحرقنى بين يديها بالدف ، ففعلت ذلك ، فجأة أنها النبی ﷺ بعد الثالثة فدخل عليها فقال: يا بنتية كيف وجدت بعلك ؟ قالت: خير بعل فقال النبی ﷺ: اما انه اشیء الناس بجدك ابراهیم و ابیک محمد (۲۳)

ان روایات میں جسمانی مشابہت کی وجہے اخلاق و صفت کی مشابہت زیادہ رائق و اولی معلوم ہوتی۔ کیونکہ اگر حضرت عثمان، رسول اللہ ﷺ سے جسمانی طور پر مشابہ ہوتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو ہی اس بات کا ذرا بھی احساس نہ ہو کہ میرے شوہر میرے والد سے جسمانی مشابہت رکھتے اور خود رسول اللہ ﷺ کو بتانا پڑے۔

(ج) جناب محمد رضی اللہ عنہ

بعض علماء نے حضرت مهدی، جن کا نام محمد ہو گا اور آخری زمانے میں آئیں گے، کو امشیون میں شمار کیا ہے۔ (۲۵) حالانکہ روایات میں واضح ہے

یسمی باسم نبیکم یشبه فی الخلق ولا یشبه فی الخلق (۲۶)

تمارے نبی کے نام سے موسوم ہوں گے۔ ان سے اخلاق میں مشابہت رکھتے ہوں لیکن جسمانی مشابہت نہیں ہو گی

(د) مسلم بن مغیث

مرسل الاخفاء عن الفاظ الشفاء میں ہے

ویشبه ایضا مسلم بن مغیث فی سیرة ابی الفتح الیعمرى (۲۷)

اور مسلم بن مغیث میں مشابہت رکھنے والوں میں شامل ہیں ابوالفتح تھری کی سیرت میں ہے غیر معروف شخصیت ہیں اور سیرت لکاروں اور مؤذینوں نے ان کا امشیون میں ذکر نہیں کیا صرف مرسل الاخفاء میں ابوالفتح تھری کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔

(ه) عبداللہ بن گوان شریف مغربی

سلطان الارشاف قاییبائی کے عہد میں محریں آئے۔ محمد بن یوسف الصاحف الدمشقی لکھتے ہیں
خبرنی غیر واحد من الاشخاص الذى كانت لهم معرفة صفات الذى نَبَّأَهُ ان
هذا المغربي كانت صفتة تقرب من صفة النبي ﷺ (۶۸)
مجھے بہت سے ایسے افراد نے تایا جنمیں نبی ﷺ کی صفات کا علم حاصل ہے کہ یہ مغربی کی
صفات، نبی ﷺ کے قریب ہیں جنہوں نے ان کو مشہوں میں شمار کیا انہوں صفات کو جسمانی قرار دیا حالانکہ
 واضح بات ہے صفات و اوصاف سے مراد محتوی مشابہت ہوتی۔

(و) الابت البخاری

ثابت بن اسلم البخاری انصاری تابی یہں اور تابیخین کی ایک بڑی تعداد سے حدیث روایت کی ہے۔ امام
مدتی فرماتے ہیں ان سے ۲۵۰ حدیثیں متعلق ہیں۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت سے زیادہ عبادات
گزارنیں دیکھا۔ ۷۳ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (۶۹)

حناوی نے اپنی کتاب ”اسْتِحْلَابُ ارْقَاءِ الْغَرْفَ“ میں ان کو مشہوں بر رسول اللہ میں شمار کیا ہے۔ (۷۰)
حناوی کی ایجاد میں صاحبو سبل الحمدی والرشاد نے ان کا نام مشہوں میں نقل کیا ہے۔ گوانہوں نے ان
پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن ان کا نام جہاں نقل کیا اس سے قبل اور ما بعد دونوں کی مشابہت سے متعلق دعاویٰ کی
ترویج کی ہے۔ (۷۱) نیز کسی تابیخی کا رسول اللہ ﷺ کی مشابہت جسمانی کی صفت سے متصف ہونا اتنا غیر
معروف ہو کہ کسی سے بھی متعلق نہ ہواں دعویٰ کو تسلیم کرنے میں اختباہ پیدا کرتا ہے۔

(ز) قیادہ بن دعامة

قیادہ بن دعامة السد ولی جملہ القدر تابیخی اور امام الفیضی ہیں۔ واسط میں طاغون کے باعث ۱۱۸ ہجری میں
انتقال ہوا۔ (۷۲)

حناوی نے اپنی کتاب ”اسْتِحْلَابُ ارْقَاءِ الْغَرْفَ“ میں ان کو مشہوں بر رسول اللہ میں شمار کیا ہے۔ (۷۳)
حناوی کی ایجاد میں صاحبو سبل الحمدی والرشاد نے ان کا نام مشہوں میں نقل کیا ہے۔ گوانہوں نے ان
پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن ان کا نام جہاں نقل کیا اس سے قبل اور ما بعد دونوں کی مشابہت سے متعلق دعاویٰ کی
ترویج کی ہے۔ (۷۴)

قد وہ ایک معروف شخصیت ہے اس لیے ان کی مشاہدت رسول کا اس طرح نقل ہوتا اس دعوئی کی حیثیت کو محفوظ کرتا ہے

(ج) الشیخ الادرسی الحسن

احمد عبدالنّبی فرغل الدعاوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ اپنے مضمون "المشهور برسول علی مرا حصور" میں لکھتے ہیں

"توجد أسرة من سادة الجو طيين الادارسة من بنى الحسن بن على بن أبي طالب رضى الله عنهم ، تدعى بنى الشيبة او الشبيهين و الشيبة لقب احد اجدادهم وهو الشريف مولاي احمد بن عبد الواحد" (۷۵)

ابو طیبین کے بڑوں میں ایک خاتمان اور بیسوں کا ہے جو بوسن بن علی بن ابی طالب کا ہے ان کو بنی شبیہ یا شبیهین بھی لیکا راجتا ہے ان کے اجداد میں احمد بن عبد الواحد کا لقب الشيبة تھا۔ واللہ عالم یہ کون ہیں اور کہاں کے لوگ ہیں۔ مستور الحال ہیں اور صرف اسی مضمون نگارنے ان کا ذکر کیا۔

استدراک

رقم المُشْهُور برسول اللہ ﷺ میں درج ذیل افراد، کوئی دلیل کے باعث، شمار کیا جانا ضروری سمجھتا ہے۔

اول: والدین مصطفیٰ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے والد حترم جتاب عبد اللہ اور والدہ حفترم جتاب آمنہ سے آپ کی مشاہدت ہوتا ایک فطری، طبعی اور لازمی امر ہے۔ یہ عقلانی اور طبعاً ممکن نہیں کہ والدین کی جسمانی بحکم بیٹے میں بالکل نہ پائی جائے۔ کم یا زیادہ ہر صورت اولاد میں والدین کی بحکم موجود ہوتی۔ کبھی غالب بحکم والدکی ہوتی اور کبھی والدہ کی نیکن نہیں ہوتا کہ والدین کی مشاہدت بچوں میں مطلقاً نہ آئے۔

مسلم میں ہے

"فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ نَبِيُّكُمْ نَعَمْ فَمَنْ أَنْ يَكُونْ شَبَهَ؟ إِنْ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيلٌ أَيْضًا

وماء المرأة رقيق اصفر، فمن ايهما علا او سبق يكون منه الشبه" (۷۶)

تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں تو یہ مشاہدت کہاں سے آجائی ہے۔ بے شک آدمی کا اداء منو یہ سفید رنگ کا گاڑھا ہوتا اور گورت کا پانی پتلائے زرد ہوتا ہے۔ تو ان دونوں میں سے جو غالباً آ جاتا یا سبقت لے جاتا تو پچ

اس کے مشاہب ہو جاتا سقاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد الحسن میں، حدیث "الولد یشہ اخوالہ" ، "انقل کر کے شرح میں لکھا ہے

وصح اذا سبق ماء الرجل نزع الى ايه و اذا سبق ماء المرأة نزع الى امه
فایہما سبق کان له الشبه (۷۷)

درج بالا حدیث سے مشاہبہت کا ایک اصول واضح ہوتا ہے کہ مشاہبہت کا تعلق والدین کے ماء سے تعلق ہے۔
 غالب آنے والے ماں کی مشاہبہت غالب ہوتی اور مظلوب ہونے والی ماں کی مشاہبہت تالیع و مظلوب۔
تعلیع، عقلی اور طبعی ولائل اولاد کی والدین سے مشاہبہت کو ثابت کرتے ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ کے والدین
کی آپ سے مشاہبہت ایک بدیکی اور لازمی امر ہے اس لیے ان کا بھی شمار امشیون بر رسول اللہ ﷺ میں
ہے۔

دوم: حضرت خدیجہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی اولاد
رسول اللہ ﷺ کی پیشیاں حضرت زینب، ام کلثوم اور قیرضی اللہ عاصم اور آپ کے بینی قاسم، طاہر اور طیب
(۷۸)

بھی درج بالا اصول کے تحت امشیون بر رسول اللہ ﷺ میں شامل ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے والد
ہیں اور یہ ممکن ہیں کہ اولاد کسی جہت سے بھی مشاہبہت جسمانی کا کوئی حصہ نہ ہو۔

سیدہ قاطمة الزهراء رضی اللہ عنہ کی مشاہبہت خلائقی کا ذکر سب سیرت لکاروں نے کیا اور اسی طرح آپ کے
بینی حضرت ابراہیمؑ کی مشاہبہت کا ذکر بھی کتب سیرت میں منقول ہے۔ کیونکہ آپ کے سب بینی کی دور میں
بچپن میں انتقال کر گئے تو غالباً اس کی وجہ سے سلسلہ روایت میں ان کی مشاہبہت کا ذکر منقول نہیں ہوا۔

بیٹیوں کا انتقال اگرچہ بعد از حضرت مدینی دور میں ہوا لیکن سیدۃ الزهراء کے فضائل و مناقب غالب
رہے اور بیانات ثلاثہ کے متعلق روایات محدود طور پر منقول ہوئی ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ یعنی ممکن ہے دیگر بیانات بیشتر کی مشاہبہت حضرت خدیجہؓ سے ہو۔ اس کی توضیح
ہو چکی کہ مشاہبہت کلی و تمام کا تو دعویٰ نہیں ہے بلکہ اگر کسی بھی طرح کی جسمانی مشاہبہت موجود ہو تو وہ مشاہبہت
جسمانی ہی کہلاتے گی۔ جیسا کہ اللہ ﷺ کی اس اولاد کو غالب مشاہبہت اگر والدہ کی بھی حاصل ہوئی ہو تو بھی یہ ممکن
نہیں کہ والد سے ادنیٰ جسمانی مشاہبہت بھی نہ ہلی ہو۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ نے مردان اصحاب سے جسی

تل انسانی پر سبقت عطا فرمائی تو آپ ﷺ کے نطفہ پا کیزہ کو بھی سبقت ہی حاصل ہو گی۔

لہذا اصول کے مطابق آپ کی بہات و بہن میں آپ ﷺ کی مشاہہت کا پایا جانا فطری امر ہے اور یاد رہے کہ مشاہہت کو ماننا کوئی مقداری و کمیتی معاملہ نہیں ہے کہ اس کے متعلق یہ بالصریح کہا جا سکے اتنی مقدار میں مشاہہت پائی جاتی ہے۔

کتب سیرت و تاریخ و حدیث کی روشنی میں مشہون بر رسول ﷺ میں شمار کیے جانے والے انجیاء کی تعداد دو (۰۲)، ہائی النسب افراد کی تعداد اخبارہ (۱۸)، غیر ہائی النسب افراد کی تعداد چھ (۰۶) ہے۔ جن کی مشاہہت مختلف فیہ ہے ان کی تعداد آٹھ (۰۸) ہے اور اُن کے نزدیک والدین مصطفیٰ اور سیدہ خدیجہ سے رسول ﷺ کی تمام اولاد بھی امشیون بر رسول اللہ میں شامل ہیں۔

حوالہ جات و حوالی

۱۔ الحجتی، ابو یکر احمد بن الحسین بن علی، دلائل الدین و معرفۃ احوال الشیعۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع

اول، ۱۴۰۵ھ، ج ۱، ص ۱۹۶

☆۔ الترمذی، ابو یوسفی محمد بن عیسیٰ (المتوفی: ۹۷۰ھ)، سنن الترمذی، تحقیق: بشار عواد معروف، دار الغرب

الاسلامی، بیروت، ج ۱۹۹۸ء، ج ۲، ص ۳۱۵، حدیث ۲۸۱۱، باب ما جاء فی لبس الحمرا للرجال

۲۔ الحضر ابی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (المتوفی: ۳۶۰ھ)، الحجم الاصغر، تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد، عبد الحسن بن ابراهیم الحسینی، دار الحرمین القاهرۃ، ج ۱، ص ۳۶۹، حدیث نمبر ۳۳۵۸

☆۔ الشیعیانی، ابو یکر بن ابی عاصم، احمد بن عمرو، الاحد و الاثنی، تحقیق: ذاکرہ باسم فیصل الجواہری، دار المریمیہ، الریاض، طبع اول، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱م، ج ۲، ص ۱۱۶، حدیث نمبر ۳۲۳۵

۳۔ ملاعی القاری الحدر وی (المتوفی: ۱۰۱۳ھ)، مرقة المفاتیح شرح مشکاة المصانع، دار الفکر بیروت، طبع

اول، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، ج ۹، ص ۲۶۶

۴۔ الحسینی، محمد خلیل بن علی بن محمد (المتوفی: ۱۲۰۶ھ)، ابو الفضل، سلک الدرر فی اعيان القرن الـ۱۰ عشر، دار اہمیۃ الاسلامیہ، طبع ثالث، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء، ج ۲، ص ۱۹۱

۵۔ ابو قیم اصحابی، احمد بن عبد اللہ (المتوفی: ۳۳۰ھ) تحقیق: ذاکرہ محمد رواس قاسمی، عبدالبر عباس، دار الفکر بیروت، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ج ۱، ص ۶۲۶

- ۶۔ محمد بن یوسف الصائgi الشافی (المتوفی: ۹۳۲ھ)، سلسلہ الحدیث والرشاد فی سیرۃ خبراء العجاء، تحقیق: علی محمد موسوی، عادل احمد عبد الموجوہ، دارالکتب العلمیہ
بیروت، طبع اول، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء، ج ۲، ص ۱۱۵
- ۸۔ البخاری، محمد بن اسحاق بن ابی حیان، الجامع لصحیح المسند الخضر من امور رسول اللہ ﷺ و ایامہ (صحیح البخاری)، تحقیق: محمد زید بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، طبع اول، ۱۴۲۲ھ، باب بدء السلام، ج ۸، ص ۵۰، حدیث ۲۲۲۷
- ۹۔ سلم بن جاج، الریسا بوری، ابو الحسن القشیری (۲۶۱ھ)، المسند لصحیح البخاری حلل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ، (صحیح مسلم)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار احیاء التراث العربي، بیروت، ج ۱، ص ۱۵۳، حدیث نمبر ۲۱۷
- ۱۰۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ منند، تحقیق: شعیب الارناؤوط، عادل مرشد، آخرون، مؤسسة الرسالة،
بیروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، حدیث نمبر ۲۷۶، ج ۲۰، ص ۱۰۸، منند کے چار سنوں میں "فاتحہ"
کے اسم کے اضافے کے ساتھ یہ حدیث ہے
- ۱۱۔ الحاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الریسا بوری (المتوفی: ۳۰۵ھ)، متدرب علی الحسن، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء، حدیث نمبر ۲۵۹، ج ۳، ص ۱۷۶) الذهنی
نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ یہ ان کا تندید ہے۔ بالکل بدیکی اور ظاہر و باہر بات کو موضوع کیے کہا جا سکتا۔
- ۱۲۔ النسائی، ابو عبد الرحمن، احمد بن شعیب، السنن الکبریٰ، تحقیق: حسن عبد المعمد ہلی، مؤسسة الرسالة
بیروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء، حدیث نمبر ۲۱۱، ج ۲، ص ۳۹۳
- ۱۳۔ ابن حجر، احمد بن علی، الحقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ)، الاصابیۃ فی تحریر اصحابۃ، تحقیق: عادل احمد عبد الموجوہ،
علی محمد موسوی، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ۱۴۱۵ھ، ج ۸، ص ۱۹۸
- ۱۴۔ ابن عساکر، ابو القاسم علی بن الحسن بن حبۃ اللہ، تاریخ دمشق، تحقیق: عمرو بن غفرانة المعروی، دارالکتب
بیروت، ۱۴۲۵ھ/۱۹۹۵ء، حدیث نمبر ۲۷۵، ج ۲، ص ۱۳۵
- ۱۵۔ منند امام احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۲۷۷، ج ۲، ص ۱۶۳

- ☆ السحاوی، شمس الدین، ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن (التوفی: ٩٠٢ھ)، الخلۃ اللطیفة فی تاریخ المدینة الشرفیة، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ١٣١٢ھ/١٩٩٣ء، ج ١، ص ٢٩٥
- ١٦- سعیج بخاری، ج ٣، ص ١٨٧، حدیث نمبر ٣٥٣٢
- ١٧- البغوي، ابو محمد الحسین بن مسعود، الشافعی (التوفی: ٥١٤ھ)، شرح الشافعی، تحقیق: شعیب لا رزود، محمد الزمیر الشاویش، دارالکتب الاسلامی، دمشق، طبع دوم، ١٣٠٣ھ/١٩٨٣ء، حدیث نمبر ٣٩٣١، ج ١، ص ١٣٣
- ١٨- منداد امام احمد بن حنبل، ج ٢، ص ١٦٢، حدیث نمبر ٣٧٣
- ☆ شرح الشافعی، ج ١، ص ١٣٣، حدیث نمبر ٣٩٣١
- ١٩- مرقاۃ المفاتیح، حدیث نمبر ٢١، ج ٩، ص ٣٩٨١
- ٢٠- ابن حجر، احمد بن علی، اعتمادانی الشافعی، فتح الباری فی شرح سعیج بخاری، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، محب الدین الخطیب، دارالمرقاۃ بیروت، ١٣٧٩ھ، ج ١، ص ٣٧٣
- ٢١- الاصحاب فی تحریر الصحابة - ج ١، ص ٥٩٢_٥٩٣
- ٢٢- ابن ابی هبیبة، ابو بکر، عبد الله بن محمد، خواتی، الحسین (التوفی: ٢٣٥ھ)، المصطف فی الحديث و الآثار، تحقیق: کمال یوسف الحوت، مکتبۃ الرشد، الریاض، طبع اول، ١٣٠٩ھ، حدیث نمبر ٣٢٢٠٢، ٣٢٢٠٣، ج ٢، ص ٣٨١
- ٢٣- ابن عبد البر، ابو عمرو یوسف بن عبد الله القرطبی (التوفی: ٣٦٣ھ)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحقیق: علی محمد الجاوی، دار الجمل، بیروت، طبع اول، ١٣١٢ھ/١٩٩٢ء، ج ٣، ص ٨٨٠
- ٢٤- الاصحاب فی تحریر الصحابة - ج ٣، ص ٣٧٣
- ٢٥- الاستیعاب - ج ٣، ص ١٣٦٧، ☆ الاصحاب فی تحریر الصحابة، ج ٣، ص ٥٨
- ☆ ابن الاشیر، عز الدین ابو الحسن علی بن ابی الکرم الجزری (التوفی: ٢٣٠ھ)، اسد الغاب فی معرفۃ الصحابة، تحقیق: علی محمد موضی، عادل احمد عبد الموجود، دارالکتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ١٣١٥ھ/١٩٩٣ء، ج ٥، ص ٣٧٨
- ☆ البری، محمد بن ابی بکر بن عبد الله الحسانی (التوفی: بعد ٦٣٥ھ)، الجھرونی فی نسب ائمۃ واصحاب اشرفة،

تحقيق: د. محمد التوخي، دار الرفاعي، الرياض، طبع أول، ١٣٠٣هـ / ١٩٨٣م، ج ٢، ص ٣٢

٢٦- ابو قيم اصحابي، احمد بن عبدالله (الوفى: ٢٣٠هـ)، معرفة الصحابة، تحقيق: عادل بن يوسف

العزازي، دار الوطن للنشر، الرياض، طبع أول، ١٣١٩هـ / ١٩٩٨م، ج ٣، ص ٢٢٣، حدیث ثغر ٥٥٣٨

٢٧- ابن سعد، ابو عبد الله محمد بن سعد، المصرى (الوفى: ٢٣٠هـ)، الطبقات الکبرى (الجزء اختم، الطبيعة الخامسة

في من قبض رسول الله ﷺ)، تحقيق: محمد بن صالح العسقلاني، مكتبة الصديق ، الطائف، طبع

أول، ١٣١٣هـ / ١٩٩٣م، ج ٢، ص ١٠

☆ الاصابي في تبيير الصحابة - ج ٢، ص ٦١٩

٢٨- ابن قطينة، ابو العباس، احمد بن حسین بن علي، الخططيني (الوفى: ٨٠هـ)، وسيلة الاسلام بالبني عليه

اصلاوة والسلام، تحقيق: سليمان العيد الحاجي، دار الغرب الاسلامي، بيروت، طبع أول، ١٣٠٣هـ / ١٩٨٣م، ص

٧٧

٢٩- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (الوفى: ٢٧٧هـ)، البداية والنهاية، تحقيق: علي شيري، دار احياء

التراث العربي، بيروت، طبع أول، ١٣٠٨هـ / ١٩٨٨م، ج ٨، ص ٨٥

٣٠- الاصباني، ابو القاسم، اسماعيل بن محمد (الوفى: ٥٣٥هـ)، سير اسلاف الصالحين، تحقيق: ذاكر کرم بن حمی

بن فرجات، دار الرفاعي، الرياض، ص ٥٨٢

اس شعر کے الفاظ میں اختلاف ہے۔ ان کتب میں ملاحظہ فرمائیں

☆ الذهبي، شمس الدين، ابو عبد الله محمد بن احمد بن حثما، تاريخ الاسلام ووفيات المشايخ والاعلام، تحقيق: عمر

عبد السلام الدمرى، دار الکتاب العربي، بيروت، طبع دوم، ١٣١٣هـ / ١٩٩٣م، ج ٢، ص ٣٣٨

☆ تاريخ دمشق لابن عساکر - ج ١٢، ص ١٠٢؛ البداية والنهاية - ج ٣، ص ٢٣٦

٣١- الطبرى، مجتبى الدين احمد بن عبد الله (الوفى: ٢٩٣هـ)، ذخائر الحقائق في مناقب ذوى القرى، مكتبة

القدس، القاهرة، ١٣٥٦هـ، ص ٢٣٨

٣٢- ذخائر الحقائق في مناقب ذوى القرى -، ص ٢٣٢

٣٣- ابن سعد، ابو عبد الله محمد بن سعد، من معجم المخاتي المصرى، الطبقات الکبرى، تحقيق: محمد عبدالقاور عطا، دار

الكتب العلمية بيروت، طبع أول، ١٣١٠هـ / ١٩٩٠م، ج ٣، ص ٣٨

- ٣٢- الذهبي، محمد بن احمد بن عثمان، شمس الدين، ابو عبد الله (٢٩٦٧ھ)، تاريخ الاسلام ووفيات المشايخ والاعلام، تحقیق: الدكتور بشار عواد معروف، دار الفرقان الاسلامي، طبع اول، ٢٠٠٣ھ، ج ٢٣، ٢٤٣.
- ٣٣- سبل المهدى والرشاد في سيرة خير العباد، طبع اول، ٢٠٠٣ھ، ج ٢، مس ١١٦.
- ٣٤- سبل المهدى والرشاد في سيرة خير العباد، طبع اول، ٢٠٠٣ھ، ج ٢، مس ١١٦.
- ٣٥- ابن حبان، ابو حاتم، محمد بن حبان، ابن احمد، الحنفي، الدارمي (٣٥٣ھ)، الثقات، دائرة المعارف العثمانية - حیدر آباد کن، طبع اول، ١٣٩٣ھ/١٩٧٣ء، ج ٥، مس ٣٩١.
- ٣٦- ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علي الحسقلاني (٨٥٢ھ)، لسان الميزان، مؤسسة الاعلی للطبوعات، بيروت، طبع دوم، ١٣٩٠ھ/١٩٧١ء، ج ٧، مس ٢٤٨.
- ٣٧- الصدقي، صلاح الدين ظليل بن أبيك، الوافي بالوفيات، تحقیق: احمد الارمناوي وتركي مصطفى، دار احياء التراث، بيروت، ١٣٢٠ھ/٢٠٠٠ء، ج ٧، مس ٢٢٩.
- ٣٨- المزري، يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف القضاوي الحنفي (الموتى: ٣٢٧ھ)، تمهيد الكمال في اسامي الرجال، تحقیق: بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة، بيروت، طبع اول، ١٣٠٠ھ/١٩٨٠ء، ج ٢٦، مس ١٣٠.
- ٣٩- الزبيدي، مصعب بن عبد الله، ابو عبد الله (٢٣٩ھ)، نسب قریش، تحقیق: يحيى بروقال، دار المعارف قاهره، طبع سوم، مس ٨٥.
- ٤٠- مخلطي بن قتيبة، ابو عبد الله، علاء الدين الحنفي (الموتى: ٢٣٢ھ)، اكمال تمهيد الكمال في اسامي الرجال، تحقیق: ابو عبد الرحمن عادل بن محمد، ابو محمد اسامه بن ابراهيم، القاروبي الحنبلي للطباعة والنشر، طبع اول، ١٣٢٢ھ/٢٠٠١ء، ج ١٠، مس ٢٢٩.
- ٤١- ابن حزم، علي بن احمد، ابو محمد الاندلسي الطاهري، تحریر انساب العرب، تحقیق: جعفر من العلماء، دار الكتب العلمية بيروت، طبع اول، ١٣٠٣ھ/١٩٨٣ء، ج ٣، مس ٦٩.
- ٤٢- ابو حضرة محمد بن جعيب البقدادي، الحنفی، دار الافتاق التجددی، بيروت، تحقیق: امیرة شیخن شنیز، مس ٣٦.
- ٤٣- انساب الاشراف، ج ٣، مس ٣٠٩.

٣٣- واتي بالوفيات- ج ١، ص ٩٠

٣٤- سجي بن أبي بكر العاشرى الحرضي (٨٩٣هـ)، بحث المخالف والمغایر الامانى في تلخيص أمورات والسر والشماك، دار صادر بيروت، ج ١، ص ٣٧٩

٣٥- ابن حزم، الظاهري، ابو محمد علي بن احمد الاندلسي (المتوفى: ٣٥٦هـ)، تحرر انساب العرب، تحقيق: جبريل من العلماء، دار الكتب العلمية بيروت، طبع اول،

٤٣٠٣ / ١٩٨٣هـ، ص ٦٩

٣٧- ابو الفرج اصفهاني، راغب (٣٥٦هـ)، مقاتل الطائرين، تحقيق: السيد احمد صقر، دار المعرفة بيروت، ص

١٤٣

٣٨- القسطلاني، احمد بن محمد، ابو العباس شحاب الدين (٩٢٣هـ)، المواهب الدهبية بالفتح الهمدي، المكتبة التوفيقية، القاهرة، ج ٢، ص ٤٨٨

٣٩- ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علي، الحقلاني، نزهة الالباب في الاقاتب، تحقيق: عبد العزيز محمد بن صالح السديري، مكتبة الرشد الرياض، طبع اول، ١٣٠٩هـ، ج ١، ص ٣٩٦ : تحرر انساب العرب - ص ٦٠

٤٥- الزبيدي، مصعب بن عبد الله بن مصعب (المتوفى: ٢٣٦هـ)، نسب قریش، لفيف بروفسال، دار المعارف، قاهرة، طبع سوم، ص ٦٢

٤٥- ابو جعفر محمد بن حبيب اليقد اودي، الحضر، دار الآفاق الجديدة، بيروت، تحقيق: امارة شيخوخة شيخ، ص ٣٦
☆ ابو جعفر محمد بن حبيب اليقد اودي، المختصر في اخبار قریش، تحقيق: خورشید احمد فاروق، عالم الكتب بيروت، طبع اول، ١٣٠٥هـ، ص ٣٢٥

٤٦- ابن قاسم المقدسي، ابو محمد عبد الله بن احمد، موفق الدين (المتوفى: ٦٢٠هـ)، تحقيق: محمد نايف الدنجي، منشورات اتحاد التعليم العراقي، طبع اول، ١٣٠٢هـ، ص ٢٠٣

٤٧- عيون الاثرى، ج ٢، ص ٣٦٧: ☆ انساب الاشراف - ج ٩، ص ٣٥٦

٤٨- ابن حجر، الحقلاني احمد بن علي، فتح الباري شرح صحیح البخاری، دار المعرفة بيروت، ١٣٢٩هـ، ج ٢، ص ٩٧

٤٩- الحضر - ج ١ - ص ٣٧٤

- ۵۶۔ ملکی القاری، احمد وی، شرح الشفا، دارالكتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۳۲۱ھ، ج ۲، ص ۸۶
- ۷۵۔ الدارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر (الوفی: ۳۸۵ھ)، المؤتلف والمتلف، تحقیق: موفق بن عبد اللہ بن عبد القادر، دارالغرب الاسلامی، بیروت، طبع اول، ۱۳۰۶ھ، ج ۳، ص ۱۵۵۹؛ تاریخ دمشق، ج ۵۰، ص ۳
- ۵۸۔ الصدری، علام الدین خلیل بن ابیک، الواقی با الوقایت، ج ۲۱، ص ۲۲۰
- ۵۹۔ المواهب اللدینی، ج ۲، ص ۹۸۸
- ۶۰۔ (سلیمان الحمدی والرشادی، سیرۃ خیر العباد، ج ۲، ص ۱۱۸)؛ (تاریخ اسلام، ج ۱۰، ص ۳۶۸)، (تحذیف الکمال فی اسماء الرجال، ج ۲۱، ص ۷۳)
- ۶۱۔ تاریخ مصر کے نام سے انہیں یوں کہا جائے کہ تاریخ یوسف الصدیق کے نام سے مطبوع ہے جو دو حصوں میں ہے اول حصہ تاریخ مصر قبیل کے نام سے اور دوسرا حصہ تاریخ الغراء کے نام سے ڈاکٹر عبد الفتاح فتحی عبد الفتاح کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ ان دونوں حصوں میں اس شخصیت کے بارے کچھ نہیں مل سکا۔ (دارالكتب العلمیہ بیروت، طبع اول، ۱۳۲۱ھ/۲۰۰۰ء)
- ۶۲۔ سلطان الخوم العوامی فی انباء الاوائل والتواتی، ج ۲، ص ۱۲۹
- ۶۳۔ الخروشی، ابوسعید عبد الملک بن محمد، الہیسا بوری (۲۷۰ھ)، شرف المصطفیٰ، دارالمکاہر الاسلامیہ، مکہ، طبع اول، ۱۳۲۳ھ، ج ۵، ص ۳۸۵
- ۶۴۔ شرف المصطفیٰ، ج ۲، ص ۷۱
- ۶۵۔ سلیمان بن اسحاق، ابوواود (۲۷۵ھ)، سشن ابی داؤد، تحقیق: محمد بن عبد اللہ بن عبد الحمید، المکتبۃ الحصریہ بیروت، کتاب الحمدی، حدیث نمبر ۳۲۹۰، ج ۳، ص ۱۰۸، اس۔ ن
- ۶۶۔ الجحتانی، سلیمان بن اسحاق، ابوواود (۲۷۵ھ)، سشن ابی داؤد، تحقیق: محمد بن عبد اللہ بن عبد الحمید، المکتبۃ الحصریہ بیروت، کتاب الحمدی، حدیث نمبر ۳۲۹۰، ج ۳، ص ۱۰۸، اس۔ ن
- ۶۷۔ الشعمنی، احمد بن محمد بن محمد (الوفی: ۸۷۳ھ) مزیل الکھاء عن الفاظ الشفاء مع الشفاء بعریف الحقائق المصطفیٰ، دارالفکر بیروت، ۱۳۰۹ھ، ج ۲، ص ۳۹
- ۶۸۔ سلیمان الحمدی والرشاد، ج ۲، ص ۷۱
- ۶۹۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۷، ص ۲۳۲
- ۷۰۔ الحجاجی، محمد بن عبد الرحمن، شمس الدین، استحلاط ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوی الشرف

- تحقيق: خالد بن احمد اصمعي باطليون، دار المعاشر الاسمائی، ج ١، ص ٥٥٨
- ١- سبل الحمد والرشاد، ج ٢، ص ٢٧١
- ٢- سیر اعلام النسلاء، ج ٥، ص ٢٦٩
- ٣- استحکاپ ارتقاء الخرف عحب اقرباء الرسول وذوی الشرف، ج ١، ص ٥٥٩
- ٤- سبل الحمد والرشاد، ج ٢، ص ٢٧١

www.alukah.net/sharia Retrieved on 12-11-2016, the article is ٢٧٥

edited last time on 10-10-2012)

- ٦- النسائي، سلم بن جاج القشيري (٢٦١ھ)، المسند الصحيح الأقصري بطل العمل عن العمل الى رسول الله ﷺ (صحیح مسلم)، تحقيق: محمد فؤاد الباقی، دار احياء التراث العربي، بيروت، باب وجوب الخصل على المرأة، ج ١، ص ٢٥٠، حدیث ٣١١، هـ -
- ٧- الشعراوي، محمد بن عبد الرحمن، ابوالثیر (٩٠٢ھ)، القاصد الحسن في بيان كثیر من الاحادیث المشتركة على الالانی، تحقيق: محمد عثمان انشٹ، دار الكتاب العربي، بيروت، ص ٢٠٧، طبع اول، ١٣٠٥ھ/١٩٨٥ء
- ٨- ہم یہاں اس بحث سے تعریض نہیں کر رہے کہ متن بینے تھے یادو اور عبد اللہ اصل نام ہے اور ظاہر و مطیب انہی کا لقب ہے۔ مطہر و مطیب نام کے بھی بینے تھے یا نہیں وغیرہ۔ (الاصابۃ تجیہ الصحاۃ - ج ٦، ص ٢٦٦، ٢٠٦)

(الخی، الحسن بن عمر بن الحسن، ابو محمد بدر الدین (٧٧٩ھ)، المختصر من سیرۃ المصطفی، تحقيق: داکٹر مصطفیٰ محمد حسین الذیمی، دارالحدیث القاهرۃ، ص ١٠٨، طبع اول، ١٣١٦ھ/١٩٩٦ء)